

www.sirat-e-mustaqeem.com

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والے سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ”تفسیر کبیر“ میں فرماتے ہیں: قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزبان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو سرور کائنات، شاہِ موجدات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کتنے خوبصورت ہیں اور آپ کے اخلاق بھی کتنے عمدہ ہیں۔ بتائیں تو صحیح! آپ کون ہیں؟“ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: ”میں تیرا نبی، محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرود پاک ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔“ (التفسیر الکبیر للرازی ۵/۲۰۴، سورۃ الاعراف تحت آیت ۹)

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا دُرود اس نے کبھی

یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص ۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے دُرود پاک کی برکت کا بخوبی اندازہ لگایا

جاسکتا ہے کہ جہاں دُنیا میں اس کے فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں، وہیں اخروی فضائل و برکات کا حُصول بھی ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر خوب خوب دُرود و سلام کے گجرے بچھا کر رہنا چاہیے۔

صَلِّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَىٰ الْبُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (الْعَجْمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِي ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشاہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ

آیت۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا
 نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ﴿شعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ
 بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے
 بچوں گا ﴿مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دُورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں
 گا ﴿تہنّہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ﴿نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی
 رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات
 بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے نیکی کی دعوت ترک کرنے کے سبب نیک
 لوگوں کے عذابِ الہی میں مبتلا ہونے کی حکایت پیش کی جائے گی۔ اس کے بعد نیکی کی دعوت ترک
 کرنے کے نقصانات کی مذمت پر آیاتِ مبارکہ اور ان کی تفسیر سے چند مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں
 گے۔ قدرت کے باوجود گناہ سے نہ روکنے پر احادیثِ مبارکہ سے اس کی وعیدیں بھی بیان ہوں گا۔ اس
 کے بعد نیکی کی دعوت دینے والے کو کن کن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے یہ بیان ہو گا، پھر آخر میں
 سلام اور اس کا جواب دینے کی سنتیں اور آداب بھی عرض کروں گا، آئیے! پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ:

منقول ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ

آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے، جن میں چالیس (40) ہزار نیک ہیں اور ساٹھ (60) ہزار بد۔ آپ عَلٰی بَيْتِنَا وَعَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کی: يَا رَبِّ عَذِّبْ اَبَدًا كَرَدَارِوٰی كِي هَلَاكَتِ كِي وَجْهٍ تَوْظَاهِرْ هِي، لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”یہ نیک لوگ بھی ان بد کرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر کبھی ان کے چہروں پر ناگواری کا اثر تک نہیں آتا۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۷ ص ۵۳ رقم ۹۴۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو بُرائی سے روکنے پر قادر ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود اس بُرائی کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور نیکی کی دعوت دینے میں سستی سے کام لیتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت دیں اور اگر کسی کو بُرائی میں مبتلا دیکھیں تو اسے ضرور منع کریں۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 595 پر ہے: حَضْرَتِ سَيِّدُنَا ابُو سَعِيدِ خُدْرِي رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صَاحِبِ لَوَاک، سَيَّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطَاعَت (یعنی قُوَّت) نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنی زَبان سے بدل دے اور جو اپنی زَبان سے بدلنے کی بھی اِستِطَاعَت نہ رکھے، اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔ (صَحِیح مُسْلِم ص ۴۴ حدیث ۴۹، سُنَنِ نَسَائِي ص ۸۰۲ حدیث ۵۰۱۸)

شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یَا رَسُوْلَ اللہ

مجھے تم یَا رَسُوْلَ اللہ دے دو جذبہ تبلیغ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذابِ الہی کا سبب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، انتہائی اہمیت کا حامل ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن و احادیث میں جا بجا اس کے بے شمار فضائل و برکات مَوْجُود ہیں، لیکن جہاں نیکی کی دعوت دینے کی اس قدر فضیلتیں ہیں، وہیں نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات اور وعیدیں بھی ہیں۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 6 سُورَةُ الْمَائِدَةِ کی آیت نمبر 78 اور 79 میں ارشاد فرماتا ہے:

<p>ترجمہ کنز الایمان: لَعْنَتْ کئے گئے وہ جنہوں نے گُفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبَان پر یہ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے۔</p>	<p>لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ لَكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٥٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٥٩﴾</p> <p>(پ ۶، المائدہ: ۷۸، ۷۹)</p>
--	--

اس آیت میں بَشَرَّت بنی اسرائیل کے کافروں کے مُسْتَحَقَّ لعنت ہونے کی صرْف یہی وجہ بیان فرمائی گئی ہے کہ انہوں نے بُرائی سے منع کرنا ترک کر دیا تھا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ نَهْیٌ مُنْكَرِ یعنی بُرائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اوّل تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے، ان کے اس عَصیان و تَعَدٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حدود سے تجاوز کرنے) کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تَعَالٰی نے حَضْرَتِ دَاوُد اور حضرت عِیْسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَام کی زبَان سے ان پر لعنت

اسی طرح پارہ 9 سُورَةُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 25 میں ارشاد ہوتا ہے:

<p>تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْاِيْمَان: اور اُس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہر گز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔</p>	<p>وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ⑤</p>
--	---

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہو گا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ (فتنہ) نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں، یعنی اپنے مفدور تک (یعنی اپنے بس اور اختیار کے مطابق) بُرائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا، خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ (تفسیر بقرہ ج ۶ ص ۲۱۷ ق ۱۵۹۳)

حدیث شریف میں ہے سَیِّدِ عَالَمٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا، جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں، باوجود اس کے نہ روکیں، نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ (شرح السیۃ للبغوی ج ۵ ص ۵۸ حدیث ۴۰۵۰)

اَسْتَغْفِرُ اللہَ

تَوْبُوا اِلَى اللہِ

”ابوداؤد“ کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرمِ معاصی (یعنی نافرمانیوں میں مبتلا) ہو اور وہ لوگ باوجودِ قدرت کے، اُس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۴ حدیث ۴۳۳۹) اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عَنِ النُّنْكَرِ (یعنی بُرائی سے منع کرنا) ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی، وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۴۶۳)

تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

یاد رکھئے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيٌ عَنِ النُّنْكَرِ کی کئی صورتیں ہیں: (۱) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) ان سے کہے گا، تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ واجب ہے، اس (نیکی کی دعوت دینے والے شخص) کو باز رہنا جائز نہیں اور (۲) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ وہ (جن کو نیکی کی دعوت دے گا تو وہ) طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو (پھر نیکی کی دعوت) ترک کرنا افضل ہے اور (۳) اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صبر نہ کر سکے گا، یا اس کی وجہ سے فتنہ و فساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی جب بھی چھوڑنا افضل ہے اور (۴) اگر معلوم ہو کہ وہ (لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی) اگر اسے ماریں گے تو صبر کر لے گا تو ان لوگوں کو بُرے کام سے منع کرے اور یہ (نیکی کی دعوت دینے والا) شخص مجاہد ہے اور (۵) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر کرے۔ (یعنی نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے) (بہارِ شریعت، ۳/ ۶۱۵) **میٹھے میٹھے اسلامی**

بھائیو! آپ نے نہی عَنِ النُّنْكَرِ یعنی بُرائی سے نہ روکنے کی مذمت پر آیاتِ مبارکہ اور تفسیر کے ضمن

میں وعیدیں سماعت فرمائیں۔ لہذا ہمیں صرف اپنی اصلاح کی فکر میں لگے رہنے کے بجائے دوسروں کی دُستی کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے، کیونکہ کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کا نقصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے تو اس شخص کو بھی نقصان ہو گا جس کی چیز چُرائی گئی، بالکل یہی معاملہ ڈاکہ ڈالنے، امانت میں خیانت کرنے، گالی دینے، شہمت لگانے، غیبت کرنے، چُغلی کھانے، کسی کے عیب اُچھالنے، ناحق کسی کا مال کھانے، خُون بہانے، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف پہنچانے، قرض دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوجود بلا اجازت استعمال کرنے، ماں باپ کو ستانے اور بد نگاہی کرنے وغیرہ کا ہے۔ اب اگر ہر ایک کو ان گناہوں کے ارتکاب کی کھلی چھوٹ دے دی جائے، پھر نہ تو کسی کا مال سلامت رہے گا اور نہ ہی عزت! بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہمارا معاشرہ ”دُرندوں کے جنگل“ کا منظر پیش کرنے لگے گا۔ بعض گناہ ایسے ہیں جن کے ارتکاب سے انسان کی عزت کو بھی نقصان پہنچتا ہے مثلاً جو شخص چُغل خور یا زانی یا شرابی کے طور پر مشہور ہو جائے تو سب پر عیاں (یعنی ظاہر) ہے کہ معاشرے میں اس کا کیا مقام ہوتا ہے؟ اور بعض گناہ ایسے ہیں جو انسان کے مال کو نقصان پہنچاتے ہیں مثلاً جو اکیلے کی لت پڑ جانا، سود پر قرض لینا، کام کاج کرنے کے بجائے فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہنا، بیان کردہ کاموں میں ملوث افراد مالی طور پر جس طرح ”دن دُگنی رات چو گنی“ اُلٹی ترقی کرتے ہیں، یہ کسی صاحبِ عقل سے مخفی (یعنی چھپا ہوا) نہیں۔ ان تمام دُنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اخروی (اُخَرَوِی) طور پر بھی خُسارے (یعنی نقصان) کا سامنا ہے، جو جہنم کے بھیانک اور ہولناک عذاب کی صورت میں پیش آسکتا ہے۔ وَالْعِیَادُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

پانچ سے بچنے کیلئے پانچ سے بچو!

گناہوں کے دُنیوی نقصانات کے ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 148 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں“ صفحہ 51 پر ہے:

حُضُورِ نبی پاک، صاحبِ کَولاک، سَیاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو (۱) جو قوم کم تولتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے (۲) جو قوم بد عہدی (یعنی وعدہ خلافی) کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دُشمنوں کو ان پر مُسلط کر دیتا ہے (۳) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بارش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا (۴) جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کو طاعون کے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے اور (۵) جو قوم قرآنِ پاک کے بغیر فیصلہ کرتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو زیادتی (یعنی غلط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے دُر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (قرۃ العیون ص ۳۹۲) (نیکی کی دعوت ص: ۵۸)

مری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سنتوں کا پیکر
مجھے مٹتی بنانا مدنی مدینے والے
شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تیری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا معاشرہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ کسی کو نیکی کی دعوت دینا کجا! نیکی کی دعوت دینے والے کی باضابطہ مخالفت کی جانے لگی ہے اور بُرائی سے کسی کو منع کرنا تو بہت دُور رہا! اب تو خوب خوب بُرائی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ آہ! نہ اپنی اصلاح کی فکر ہے نہ گھر بار کی سُدھار کی پرواہ

ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کی آخرت بہتر بنانے کی سوچ ہے۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم خود دُشمن ہر نے کی سخی (کوشش) کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی نیکی کی دعوت پیش کریں، نیز اپنے پڑوسیوں پر بھی انفرادی کوشش کیا کریں۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے اپنا مدنی مقصد دُہر لیتے ہیں، یہ مدنی مقصد ہمیں بانی دعوت اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے، یہ مدنی مقصد اسلامی بھائیوں کے لئے بھی ہے اور اسلامی بہنوں کے لئے بھی ہے، مل کے باوازی بلند دُہر لیجئے "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل"۔ اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہوگا، مدنی قافلوں میں سفر کا جدول یہ ہے: عمر بھر میں یکمشت کم از کم 1 بار 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں یکمشت کم از کم 1 بار 1 ماہ اور ہر ماہ یکمشت کم از کم 1 بار 3 دن کے لئے سفر کرنا ہے اور ہاں! صرف سفر ہی نہیں کرنا بلکہ اوروں کو بھی دعوت دینی ہے، آئیے! سنئے مدنی انعام نمبر 22 میں امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں کیا فرما رہے ہیں: مدنی انعام نمبر 22: کیا آج آپ نے کم از کم 2 اسلامی بھائیوں کو انفرادی کوشش کے ذریعے مدنی قافلے و مدنی انعامات وغیرہ کی ترغیب دلائی؟ یہاں یہ وضاحت عرض کر دوں کہ دعوتِ اسلامی میں مدنی قافلے صرف اسلامی بھائیوں کے لئے ہیں اسلامی بہنوں کے لئے نہیں، ہاں اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے ابو، جو ان بیٹے، بھائی وغیرہ کو مدنی قافلوں میں سفر کروائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسیوں کو نیکی کی دعوت نہ دینے کا وبال:

ایک دن دافع رنج و ملال، صاحبِ جود و نوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں کو نہیں سمجھاتے نہ سکھاتے، نہ نیکی کی دعوت دیتے اور نہ ہی بُرائی سے منع کرتے ہیں اور ان لوگوں کا کیا حال ہے، جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، نہ ان سے سمجھتے اور نہ ہی نصیحت طلب کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چاہئے کہ ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور دین سکھائے، سمجھائے، نصیحت کرے اور نیکی کی دعوت دے، اسی طرح دوسری قوم کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھے، سمجھے اور نصیحت حاصل کرے ورنہ جلد ہی انہیں اس کا انجام بُھگھٹنا پڑے گا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی تعلیم من لا یعلم، الحدیث ۴۸، ج ۱، ص ۴۰۲، انفظ بدله "انفطن")

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کے بہت سارے حقوق ہیں، ان کی بجا آوری کیلئے ہمیں ہر دم کوشاں رہنا چاہئے۔ پڑوسیوں کو سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر وغیرہ کی دعوت دینے میں بھی غفلت نہیں برتنی چاہئے اور ان کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں میں مبتلا دیکھیں تو انہیں ان سے باز رکھنے کیلئے بھی بھرپور سعی (کوشش) کرنی چاہئے۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ فرماتے ہیں: میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ جس کا پڑوسی نافرمانی میں مبتلا ہو اور وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اِس گناہ میں شریک ہے۔ (الترغید لامام احمد ص ۱۳۴ رقم ۵۲)

پڑوسی کو نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے منع کرنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے، جیسا کہ اب جو روایت پیش کی جا رہی ہے، اُس سے ظاہر ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص دوسرے کے خلاف دَعْوٰی کرے گا حالانکہ وہ اُس کو جانتا نہ ہو گا۔ مَدْعٰی عَلَیْہِ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا) کہے گا: تیرا مجھ پر کیا حق ہے؟ میں تو تجھ کو (صحیح سے)

جانتا تک بھی نہیں۔ مدّعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) کہے گا: تو مجھ کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور مجھے منع نہیں کرتا تھا۔ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۸۶ حدیث ۳۵۴۶) (نیکی کی دعوت، ص: ۴۷۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پڑوسی اگر بے نمازی ہے تو اُسے نماز کی دعوت دیجئے، اگر وہ نمازی ہے اور جماعت میں سستی کرتا ہے تو اُسے جماعت کی تلقین کیجئے، حتیٰ کہ اگر ہمارا ظن غالب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعت سے نماز پڑھنا شروع کر دیگا، تو اب اسے سمجھانا واجب ہو گیا، نہیں سمجھائیں گے تو گنہگار ہوں گے چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت جلد اول“ صفحہ 582 پر ہے: عاقل، بالغ، حر (یعنی آزاد)، قادر (یعنی ثروت رکھنے والے) پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مرؤذ الشہادۃ (یعنی اس کی گواہی قابلِ رد ہے) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۴۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہارِ شریعت کے حوالے سے آپ نے سنا کہ پڑوسیوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی ہے، آئیے! ”بہارِ شریعت“ کے حوالے سے کچھ مدنی پھول آپ کی طرف بڑھاتا ہوں: کتاب ”بہارِ شریعت“ کے حوالے سے علماء اہلسنت یہ فرماتے ہیں کہ یہ عالم بنانے والی کتاب ہے، اس کتاب کے مصنف صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں، بالخصوص اردو پڑھنے والے مسلمانوں پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے، ”بہارِ شریعت“ میں ضخیم عربی کتب کے پھیلے

ہوئے فقہی مسائل کو جمع کیا گیا ہے، انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان، بہارِ شریعت میں موجود ہے، "بہارِ شریعت" میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں، جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عین ہے، "بہارِ شریعت" 27 سال میں بتدریج لکھی گئی، "بہارِ شریعت" کو عالم بنانے والی کتاب کا نام بھی صدرُ الشَّامِیہ نے خود ہی دیا، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ "بہارِ شریعت" کا مطالعہ کرنے کی اپنے متعلقین و مریدین کو تاکید فرماتے ہی رہتے ہیں، نیک بننے کا نسخہ "72 مدنی انعامات" میں مدنی انعام نمبر 70 اور 72 بہارِ شریعت پڑھنے کی تاکید پر ہی مشتمل ہیں، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اس کتاب کو نرالی شان کے ساتھ 6 جلدوں میں شائع کیا ہے، بہترین چکنا پپر، حوالہ جات کی تخریج، مشکل الفاظ کے معانی اور زبر، زیر، پیش کا اہتمام اور اصطلاحات کی وضاحت وغیرہ۔ کاش! ہم یہ مکمل کتاب لینے، پڑھنے، عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں، اب یہاں کسی کو شیطان سستی دلائے میں تو نہیں پڑھ سکوں گا، میری دینی تعلیم کم ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آئے گا، تو اللہ آپ کا بھلا کرے! آپ پڑھنا تو شروع کریں اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی مدنی اسلامی بھائی سے یا ضرورتاً دارالافتاء اہلسنّت کے مدنی عالم سے ان نمبرز پر رابطہ کر کے معلوم کر لیجئے گا۔

0300-0220112, 0300-0220113, 0300-0220114, 0300-0220115

مزید آپ کی معلومات کے لئے عرض کروں کہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو ریڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجد بھرو تحریک چلائیے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ ہماری مسجدیں نماز کے اوقات میں ویران نظر آتی ہیں جبکہ چوک، بازار سینما گھر اور تفریحی مقامات پر جم غفیر (بھیر) دکھائی دیتی ہے، لہذا مسجدوں کی ویرانی پر خوب دل جلائیے، اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دلا کر مسجد میں لائیے، زور شور سے ”مسجد بھرو تحریک“ چلائیے، اور ایک ایک بے نمازی پر انفرادی کوشش کر کے اسے نمازی بنائیے اور یوں اپنی مساجد کا تحفظ بھی فرمائیے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابض ہو سکتا ہے۔ مساجد کو آباد کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

<p>تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاَيَانَ: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔</p>	<p>إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْضُرْ إِلَّا اللَّهَ</p> <p>(پ ۱۰، النبیۃ: ۱۸)</p>
--	---

مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الختان ”تفسیر نعیمی“ میں فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ (۱۱) صورتیں ہیں: (۱) مسجد تعمیر کرنا (۲) اس میں اضافہ کرنا (۳) اسے وسیع کرنا (۴) اس کی مرمت کرنا (۵) اس میں چٹایاں، فرش و فرش بچھانا (۶) اس کی قلعی چونا کرنا (۷) اس میں روشنی و زینت کرنا (۸) اس میں نماز و تلاوت قرآن کرنا (۹) اس میں دینی مدارس قائم کرنا (۱۰) وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر جانا، آنا، رہنا (۱۱) وہاں اذان و

تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔“ (تفسیر نعیمی، ج ۱۰، ص ۲۰۱) مزید فرماتے ہیں: ”مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق صحیح مومن کی علامت ہے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔“ (تفسیر نعیمی، ج ۱۰، ص ۲۰۴)

مجلسِ ائمہ مساجد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 92 سے زائد شعبہ جات میں کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک، مجلس ”ائمہ مساجد“ بھی ہے، جو مساجد کی آباد کاری کیلئے ائمہ و مُؤدِّنین کی تقرری کا کام سرانجام دیتی ہے اور ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مشاہرے بھی مقرر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی معاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤدِّنین کا اہم کردار ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ائمہ کرام، صدائے مدینہ، اِنفرادی کوشش کے ذریعے نماز باجماعت کی طرف رُغبت، دَرَسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی برکت سے مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

1 جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس سے محبت کرتا ہے۔ (مُعْجَمُ اَوْسَط، ۴/۲۰۰، حدیث: ۶۳۸۳)

حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شرعی مسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے محبت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ رَحْمَت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۱۱۲/۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی مسجد آباد کر کے اپنے قلبِ ناشاد کو شاد کرنے، پانچوں وقت مسجد میں حاضر ہو کر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنے، عشقِ رسول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنائے رہئے، خوب خوب مدنی قافلوں میں سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار کو جمع کرواد دیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب	سب کو نمازی دے بنا یاربِ مُصطفیٰ
احکامِ شرع کا مجھے دے دے عمل کا شوق	پیکرِ خلوص کا بنا یاربِ مُصطفیٰ
	(وسائلِ بخشش، ص: ۱۳۱)

اٰمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الہی پانے، خوب اجر و ثواب کمانے اور لوگوں کو گناہوں سے بچانے کیلئے نیکی کی دعوت کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے مت دیجئے اور اخلاص و استقامت کے ساتھ اس فریضے کو انجام دیجئے۔ جو لوگ قدرت کے باوجود گناہ ہوتے دیکھ کر اس بُرائی سے متنع نہیں کرتے وہ بھی گناہ گار ہوتے ہیں۔ آئیے اس ضمن میں تین احادیثِ مبارکہ سنئے ہیں: چنانچہ

(1) ”جو بڑے کی عزّت نہ کرے، چھوٹے پر رَحْمَہ نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے متنع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔“

(المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس، الحدیث: ۲۳۲۹، ج: ۱، ص: ۵۵۴)

(2) خلیفۃ المسدیین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم

اس آیت کو پڑھتے ہو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُدُّكُمْ
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۖ

(پ، ۷، المائدہ: ۱۰۵)

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! تم اپنی فکر
رکھو، تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہو جبکہ تم
راہ پر ہو۔

(یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مُضِر (یعنی نقصان دہ) نہیں، ہم کو کسی گمراہ کو گمراہی سے منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے بیٹھے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ اگر بُری بات دیکھیں اور (قُدرت کے باوجود) اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تَعَالٰی ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا فرمادے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۳۵۹ حدیث ۴۰۰۵) (نیکی کی دعوت، ص: ۵۰۹)

(3) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے اِرشاد فرمایا: ”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی اور تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے؟“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہو گا۔“ عَرَض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے زیادہ سخت کیا ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی، جب تم اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْبُنْکَرِ نہیں کرو گے؟“ عَرَض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قُدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہو گا۔“ عَرَض کی گئی: اس سے زیادہ سخت کیا ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی، جب تم نیکی کو بُرائی اور بُرائی کو نیکی خیال کرو گے؟“ عَرَض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالِهٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہٴ قدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہو گا۔ عَرَض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے زیادہ سخت کیا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی، جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے منع کرو گے؟“ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایسا ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: ”ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہٴ قدرت میں میری جان ہے! اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ”مجھے اپنی عَرَّت و جلال کی قسم! میں ان لوگوں کو ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا کہ ان کے سمجھ دار لوگ بھی حیران ہو جائیں گے۔“ (۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نِی اِزْمَانہ اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو ہر فرد گناہوں کے سیلاب میں ڈوبا جا رہا ہے۔ آہ! گناہوں کا سلسلہ رُکنے کا نام نہیں لیتا، مَعْصِیَّت کی مُصِیبت جان نہیں چھوڑتی، افسوس! گناہوں کی عادت نے کچھ ایسا ڈھیٹ بنا دیا ہے کہ گناہ کرنے سے دل قَطْعاً نہیں لرزتا، اس کے علاوہ جو لوگ نیک و پرہیزگار نظر آتے ہیں، وہ بھی قدرت کے باوجود اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ (نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کی ذِمَّہ داری نبھانے میں سستی سے کام لیتے ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجوں کی آوازیں سُن کر ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی، بلکہ بعض تو اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں کڑھتے تک نہیں اور انفرادی کوشش کرنے کے بجائے، خود ان کے ساتھ مل کر گناہوں کا بازار گرم کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اِزْتِکَابِ گناہ کی مادرِ پدر آزادی، کیبل، وی سی آر اور انٹرنیٹ کی دَستیابی، رَقص و سُرد کی محفَلوں کی آبادی اور بگڑا ہوا

1... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنيا، کتاب الامر بالمعروف... الخ، ۲/ ۲۰۲، الحدیث: ۳۱، بتغییر قلیل

گھریلو ماحول، یہ سب کچھ مل کر کردار کی عظمتوں کو بے انتہا داغدار کر دیتے ہیں اور پھر ایسے انسان سے پاکیزہ افعال کا صدور محال نہ سہی مگر نہایت دُشوار ضرور ہو جاتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کی ظاہری زینت، اچھی غذا، عمدہ لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت (یعنی ذمے داری نبھانے) کے ساتھ ساتھ ان کی مدنی تربیت کے لئے بھی کوشاں رہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۵۴۸)

پارہ 28 سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی آیت نمبر 6 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ
نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(پ، ۲۸ التحريم: ۶)

تَزَجَّهْ كَنْزَ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور
اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے
ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ خَزَّانُ الْعِرْفَانِ
میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی
فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی
سے ممانعت کر کے انہیں علم و آدب سکھا کر۔ (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے
بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں)

رَحْمَتِ عَالَم، نُورِ مُجَبَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ”کُلُّکُمْ رَاعٍ
وَكُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، یعنی تم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار و حاکم ہو اور تم سب سے روزِ قیامت
اُس کی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“ (بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القرۃ والمدین، ۱/ ۳۰۹، حدیث ۸۹۳)

اس حدیث پاک کے تحت، شارحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ
رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ فرماتے ہیں: ”رَعِیَّت سے مراد وہ ہے جو کسی کی گہمبانی میں ہو۔ اس طرح عوام، سلطان اور

حاکم کے، اولاد، ماں باپ کے، تلامذہ (یعنی شاگرد) اساتذہ کے، مُریدین، پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مال رُوحہ یا اولاد یا نوکر کی سپردگی میں ہو، اس کی نگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اعضاء و جوارح، افعال و اقوال، اپنے اوقات اپنے اُمور کا راعی (نگہبان) ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جوابدہ ہو گا۔“ (نزهة القاری، ۲/ ۵۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے ہم پر ہمارے اہل خانہ اور اولاد کی خوب خوب مدنی تربیت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، بروز قیامت ہم سے اس بارے میں پوچھا جائے گا، لہذا ہمیں اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کی بھی فکر کرنی چاہئے، کیونکہ جو خود ڈوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا! جو خود خوابِ غفلت میں ہو، وہ دوسروں کو کیا جگائے گا، جو خود پستیوں کی طرف ٹڑھک رہا ہو وہ کسی اور کو بلند یوں پر کیونکر پہنچائے گا! لہذا ہمیں خود بھی نیکیاں اپنانا، رضائے الہی پانا، اپنے آپ کو جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچانا اور رَحمتِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے جُتّ الفِرّ دوس میں جانا ہے اور اپنی پیاری پیاری اولاد کو بھی اسی ڈگر (یعنی راہ) پر چلانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قرآن و احادیث اور اقوال بزرگانِ دین کی روشنی میں اولاد کی تربیت کا طریقہ جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب، ”تربیتِ اولاد“ کا ضرور مطالعہ کیجئے، یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ طلب کیجئے، یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھی (Read) اور ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کی جاسکتی ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کسی قوم میں مُعَزِّزین یعنی عزّت

والے لوگ ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قُدرت رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کر دیتا ہے۔ (تنبیہ المغترین ص ۲۳۶)

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فلاں شخص فعل بد (یعنی گناہ) کا مُرتکب ہوا اور پھر (باوجود قُدرت) وہ اس گناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قیامت کے روز وہ کُٹے ہوئے کانوں والا بہرہو گا۔ (ایضاً)

گناہ سے نہ روکنا کب گناہ ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں روایتوں پر بار بار غور کیجئے! گناہ کرنے والے کو باوجود قُدرت گناہ سے باز نہ رکھنے والے کیلئے ذَلّت اور قیامت میں ”کان کُٹے ہوئے بہرے“ کی صورت میں اُٹھائے جانے کی وعید ہے۔ آدمی کو تقریباً روزانہ ہی ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے یا بسبب عَفَلَت ”گناہ بے لذّت“ کر رہے ہوتے ہیں، اب اگر غور کیا جائے تو بارہا ایسا ذہن بنتا ہے کہ فلاں کو سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ مگر آدمی سُستی یا شرم و مُروّت کی وجہ سے مَنع کرنے سے باز رہتا اور یوں گنہگار و عذابِ نار کا حَقْدار ہو جاتا ہے۔ (شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) میرا اپنا تَجَرِبہ ہے کہ ناجائز اُنگوٹھی پہننے والوں، گلے میں دھات (METAL) کی زنجیر (CHAIN) لٹکانے والوں وغیرہ کو جب سمجھایا ہے تو اکثر ہاتھوں ہاتھ اُتار دیتے ہیں، بعضوں کو تو جوش میں آ کر سونے کی زنجیر تک توڑ ڈالتے دیکھا ہے! ٹھیک ہے ہر ایک ایسا نہیں کرتا اور ہر ایک کا دوسروں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا، مگر جو با اثر شخصیت ہو، اس کیلئے اس طرح کے گناہوں سے مَنع کرنا مُشکل نہیں ہوتا اور گناہ کرنے والے کے مان جانے کے ظَنّ غالب ہونے کی صورت میں تو مَنع کرنا واجب ہو جائے گا۔

مفتی اعظم کانیکی کی دعوت کا انداز

شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، حضورِ مفتی اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَرِ اس طرح کے معاملات میں بہت زیادہ متحرک (م۔ت۔ح۔ر۔رک ACTIVE) تھے، چنانچہ ”مفتی اعظم کی اِستِقامت و کرامت“ صفحہ 146 پر رئیس القلم حضرت علامہ اَرشدُ القادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے حوالے سے نقل ہے: ان (یعنی سرکارِ مفتی اعظم ہند) کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ وہ منظر ہوتا تھا، جب وہ کسی مسلمان کو اسلامی شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاتے تھے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کرتے وقت وہ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس ہو یا اونچے سے اونچے منصب کا افسر، ان کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت اگر اس کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی ہوتی تو وہ فوراً اُتر دیتے اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ انہیں تَلْقِیْن فرماتے کہ اُزِوئے شریعتِ محمدی (عَلِی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام) مردوں کے لیے سونے کا استعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کشور فتح کر لینے والے لہجے میں اِرشاد فرماتے: کوئی گناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے، لیکن سونے کی انگوٹھی کا گناہ ایسا گناہ ہے کہ جب تک پہنے رہو مسلسل گناہ ہی گناہ ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص: ۵۹۵)

مفتی اعظم سے ہم کو پیار ہے
اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

بندر اور خنزیر کی شکل والے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مفتی اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا معمول دیکھا کہ آپ اگر کسی مسلمان کو شریعت کی خلاف ورزی کرتا پاتے تو فوراً اس کی اصلاح فرماتے ہوئے شرعی حکم بتادیا

کرتے، اس واقعے سے بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، غیبتوں اور چُغلیوں کے عادیوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں کی گندگیوں میں لت پت رہنے والوں کی صحبتوں میں رہنے والوں اور باوجودِ قدرت انہیں گناہوں سے نہ روکنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہِ قدرت میں محمد (صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! میری اُمت میں سے بعض لوگ اپنی قبروں سے بندر اور خنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہگاروں کے ساتھ تعلقات رکھے اور قدرت رکھنے کے باوجود انہیں گناہوں سے منع نہ کیا۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج ۳ ص ۱۲۷)

اسی طرح چہرہ مسخ ہونے یعنی بگڑ جانے سے متعلق ایک اور روایت سنئے اور کڑھئے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُو اُمَامَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اس اُمت میں سے بعض لوگ قیامت کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، کیونکہ وہ نافرمانوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو (گناہوں سے) روکتے نہیں، حالانکہ وہ انہیں روکنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ عبد الوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب نافرمانوں سے مخالفت (یعنی میل جول) کرنے والوں کا یہ حال ہو جو کہ خود غافل نہ ہوں اور گناہوں میں ملوث بھی نہ ہوں تو خود ان لوگوں کا کیا حال ہوگا، جن کے اعضا گناہ سے نہیں رکتے! ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی مہربانی طلب کرتے ہیں۔ (تنبیہ المغترین ص ۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دونوں روایتوں کو سن کر کیا ہمیں کوئی تَشْوِیش نہیں ہوئی؟ سوچئے تو سہی! آج اگر کسی کے چہرے پر کیل مہا سے نکل آئیں یا کوئی داغ دھبہ پڑ جائے تو وہ ڈاکٹروں کے پاس خوب دھکے کھائے، یعنی آدمی اپنے چہرے کے رنگ روپ میں معمولی سی اور وہ بھی عارضی

خامی بھی برداشت نہ کر پائے تو غور کیجئے کہ اگر کل قیامت میں مَعَاذَ اللہ شکل بگڑ کر بندر اور سور جیسی ہو گئی تو کیا بنے گا! یہ تو گناہ سے نہ روکنے والے ہم صُحبت کا حال ہے اور جو بذاتِ خود گناہ کرتا ہے اس کا اپنا تو نہ جانے کیا انجام ہو گا! (نیکی کی دعوت، ص: ۵۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے نیکی کی دعوت ترک کرنے کی وعیدیں اور اس کے سبب معاشرے میں ہونے والی خرابیوں کے بارے میں سنا۔ آپ کا بھی یہ مدنی ذہن بنا ہو گا کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں بھی اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی اس ذمہ داری کو اپنی قدرت کے مطابق نبھانے کی کوشش کروں۔ یقیناً اس طرح کی سوچ پیدا ہونا بہت بڑی سعادت کی بات ہے، مگر اس نیکی کے کام کو بحسن و خوبی سر انجام دینے کے بھی کچھ آداب ہیں، اگر ہم ان آداب کو مد نظر رکھتے ہوئے اس فریضہ کو انجام دیں گے تو بہت جلد اس کے بہترین نتائج نظر آئیں گے۔ چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 649 صفحات پر مشتمل کتاب ”حکایتیں اور نصیحتیں“ صفحہ 6 سے انفرادی و اجتماعی نیکی کی دعوت دینے کے چند آداب سن لیجئے۔

(1) مُسَلِّحٌ بِاعْمَلِ ہو۔ کیونکہ باعمل کی بات جلد اثر کرتی ہے۔ (2) جب کسی کو نیکی کی دعوت دیں (یعنی نصیحت کریں) تو اس کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اور گناہ کرتے دیکھیں تو نہایت ہی نرمی کے ساتھ اسے منع کریں اور بڑی محبت کے ساتھ اسے سمجھائیں۔ (3) بے جا جذباتی نہ بنیں۔ اگر جھڑک کر سمجھانے کی کوشش کریں گے تو الٹا ضد پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (4) اگر کوئی غلطی کر دے تو اسے سب کے سامنے ہرگز نہ ٹوکیں۔ اس سے آپ کی بات بے اثر ہو جائے گی اور اس کی دل آزاری ہو جانے کا بھی قوی امکان ہے۔ لہذا موقع پا کر سمجھائیں۔

حضرت سیدنا ابو درداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے: ”جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مُزین (آراستہ) کر دیا۔ (تفسیر کبیر، سورۃ الذّٰرِیّٰت، تحت الایۃ ۵۵، ج ۱۰، ص ۱۹۱) (تنبیہ الغافلین، باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص ۴۹) (5) والدین اپنی اولاد کو، شوہر اپنی بیوی کو، اور اُستاد اپنے شاگرد کو ضرورتاً سختی سے بھی سمجھائیں تو حرج نہیں۔ (6) اُمُّو بِالْعُرْوَف کرنے والے مُبلغ کے پاس عِلْم ہونا ضروری ہے، ورنہ کس طرح سمجھائے گا؟ اس لئے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ (عوام مُبلغین) جتنا کتاب میں پڑھیں یا علمائے حقّہ سے سُنیں وہی بیان کریں۔ اپنی طرف سے آیات و احادیث کی تفسیر و تشریح نہ کریں۔ (7) مُبلغ کی نیت صرف رِضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کا حصول اور اسلام کی سر بلندی ہو۔ (8) مُبلغ صابر اور بُردبار بھی ہو، ہو سکتا ہے جس کو سمجھایا جا رہا ہے وہ پھر جائے یا گالی وغیرہ بک دے۔ مُبلغ کے لئے یہ موقعِ امتحان کا ہوتا ہے۔ اگر دامنِ صبر ہاتھ سے جاتا رہا اور آپ نے بھی خدا نخواستہ غصّہ کا مظاہرہ کیا تو آپ بازی ہار گئے۔ (9) خُوشی، غمی اور بیماری وغیرہ کے مواقع پر لوگوں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کریں۔ (10) لوگوں کو ان کی نفسیات کے مطابق محبّت بھرے لہجے میں سمجھائیں۔ (11) دِقِّیق (یعنی مشکل) مضامین اور پیچیدہ مسائل نہ چھیڑیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا فرمانِ عالیشان ہے: ”ادْمُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالنُّعْظَةِ الْحَسَنَةِ“ تَرْجَمَہ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔“ (پ ۱۴، النحل: ۱۲۵) (اور) مَثْقُول ہے: کَلِمَاتُ النَّاسِ عَلَى قَدَرِ عَقُولِهِمْ یعنی: لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو۔ (12) نیکی کی دعوت دینے کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات، تکالیف اور آزمائشوں کا خندہ پیشانی سے اِستقبال کریں اور صبر و اِستقامت کا پہاڑ بن جائیں۔ (چٹانچہ) تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جس پر مُصِیبت آئے اور صبر کرنا دشوار معلوم ہو، وہ میرے مَصائب کو یاد کر لے۔“ (تنبیہ الغافلین، باب الصبر علی البلاء و اشدّہ ص ۱۳۸) ظاہر ہے جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں تکالیف اُٹھانا یاد

کریں گے تو ہمیں اپنی تکالیف اس کے آگے ہیچ نظر آئیں گی۔ (13) عامی مُبْلِغِین کو چاہیے کہ وہ بَحْث و مُبَاہِثَہ (جدل و مناظرہ) میں نہ پڑیں بلکہ ایسے مَوْقِع پر عِلْمائے حَقِّہ کی طرف رُجُوع کریں کہ یہ انہی حضرات کا شُعْبہ ہے۔ اَلْبَیْئَہ! اپنے عَقائد و اَعْمَال میں پُحُتَّہ ضَرور رہیں۔ (14) والدین یا بڑے بہن بھائی اگر خُطَا کے مُرتکب ہوں تو ہرگز ان پر شدت نہ کریں، نہایت ہی عاجزی اور نرمی کے ساتھ اِصلاح کی دَرخواست کریں۔ ان سے اُلجھانہ کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم ان آداب کا خیال رکھتے ہوئے نیکی کی دعوت دیں گے، تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں ظاہر ہوں گی۔ اس پُر فتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنع کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُبْلِغِینِ دعوتِ اسلامی کی شَفَقَت و مَحَبَّت بھری نیکی کی دعوت سے بے شمار اَفْراد گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت کی راہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، نیکی کی دعوت کی دُھو میں پچانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو معمول بنالیجئے اور مدنی اِنعامات پر عمل کے ذریعے اپنی اِصلاح کی کوشش کا سامان کیجئے۔

یا خُدا مدنی قافلوں پر بھی	تُو عنایت مُداومت فرما
کاش چھوڑوں نہ مدنی اِنعامات	تُو عنایت مُداومت فرما

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نیکی کی دعوت ترک کرنے کی مذمت کے حوالے سے سُنّا۔ سب سے پہلے ایک واقعہ سُنّا کہ حَضْرَتِ سَیِّدُنَا یُوْشَعَ بن نُون عَلَی نَبِیَّتَانَا عَلَیْہِ الصَّلَوٰۃُ وَ السَّلَام کی قوم کے چالیس (40) ہزار نیک لوگ صرف اس وَجہ سے ہلاک کر دیئے گئے کہ وہ بدکاروں

کے ساتھ کھاتے، پیتے تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں دیکھ کر بھی ان کے چہروں پر ناگواری کے اثرات تک نہیں آتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت نہ دینا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہے، یاد رکھئے! قدرت کے باوجود گناہوں سے نہ روکنے پر عذابِ الہی کا خوف ہے، پڑوسی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا دیکھ کر نہ روکا جائے تو نہ روکنے والا بھی گناہ میں شریک ہے، قدرت کے باوجود بُرائی سے نہ روکنے والے ڈریں کہ کہیں دنیا میں ذلت و خواری اور قیامت کے روز ناراضی ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ کہیں مقدر نہ ہو جائے۔

اے کاش! کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے کمر بستہ ہو جائیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے مدنی کاموں کی دُھو میں چُجانے والے بن جائیں، آئیے مل کر ایک بار پھر مدنی مقصد دُہرا لیتے ہیں: مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ہر دم کوشاں ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مسجد کے اطراف میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں آجائیں گی، مسجد کو نمازیوں سے آباد کرنے کے لئے صدائے مدینہ، فجر کے بعد مدنی حلقہ، مسجد درس، مدرسۃ المدینہ بالغان، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، ہفتہ وار اجتماع کی خوب خوب دھوم مچا دیجئے، اگر آپ نئے نئے اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر کسی گھر میں محدود وقت کے لئے جمع کر کے VCD اجتماع کریں

گے اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں یا بیانات یا نگرانِ شوری کے بیانات دکھائیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنَّتیں عام ہوں گی، اگر ہم بعدِ عشاء یا کسی بھی مناسب وقت پر فیضانِ سُنَّت سے چوک درس کی ترکیب کریں گے تو نئے نئے اسلامی بھائی، ہمارے قریب آئیں گے اور انفرادی کوشش کے ذریعے انہیں نیکی کی دعوت دینے کا بھرپور موقع مل جائے گا، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں یومِ تعطیل اعتکاف بھی ہے، اس مدنی کام کے ذریعے سے چھٹی کے دن اپنے ہی شہر کے کمزور حلقوں کو مضبوط کیا جاسکتا ہے یا پھر کسی قریبی گاؤں میں دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا پیغام بھی پہنچایا جاسکتا ہے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے، اس مدنی کام کے تو کیا کہنے، ماشاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہفتے بعدِ عشاء وقت مناسب پر امیر اہلسنت مدنی چینل کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کو علمِ دین کے رنگ برنگے، مہکے مہکے مدنی پھول خوشگوار و دلہار انداز میں عنایت فرماتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں ایک مدنی کام مدنی انعامات پر عمل کرنا اور اس کے رسائل پہلے تقسیم کرنا، پھر وصول کرنا بھی ہے، یہ مدنی کام نیک بننے کا نسخہ ہے۔

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا ہے۔ یاد رکھئے! مدنی قافلے، نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں، خود ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے راہِ خدا میں مُتَعَدِّد سفر کئے، جن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بہت سی تکالیف کا سامنا کیا، مصیبتیں جھیلیں، زخم سہے، پتھر کھائے، فاقوں کے سبب پیٹ پر پتھر باندھے، لیکن پھر بھی راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر، رو رو کر لوگوں کی ہدایت کے لئے دُعاں کیں اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے لوگوں کے پاس جا جا کر اسلام کی دعوت کو عام کیا۔ اسی طرح صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جو علم دین حاصل کیا، اسے ساری دُنیا میں پھیلانے کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر اختیار کیا۔ شاید یہی وجہ ہے

کہ صحابہ کرام رَضَوُا اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے مزارات صرف مدینہ طیبہ ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے مُتَعَدِّد مقامات پر بھی مَوْجُود ہیں۔ ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مُجتہدین اور اُولیائے کالین رَضَوُا اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے نیکی کی دعوت کے اس سلسلے کو قائم رکھا، یہ سب اُنہی کا فیضان ہے کہ آج دُنیا بھر میں کروڑوں مُسلمان مَوْجُود ہیں۔ لیکن افسوس! ان کی بھاری اَکْثَرِیَّت شرعی اَحْکام پر عمل کے مُعَالَفے میں بے حد غَفَلَت و سستی کا شکار ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ خواب غَفَلَت سے بیدار ہوں اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ“ کو اپنائیں۔ اپنی اِصلاح کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مَدَنی قافلوں کا مُسافر بننا بے حد ضروری ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کی بڑی بَرکتیں ہیں۔ آئیے ترغیب کے لیے ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

ٹنڈو آدم (باب الاسلام سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مَسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رَقم خَرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر ”مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی“ کے مِضدِاق مَسّوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مَسّوں میں شاید کینسر ہو جائیگا اور میرا بازو کاٹ دیا جائیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو ہر آن سلامت رکھے۔ امین، کوئٹہ میں دوروزہ سُنّتوں بھرا اِجتِماع تھا۔ قسمت نے یاوری کی اور میں بھی سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں شریک ہوا، دعوتِ اسلامی کے بے شمار مَدَنی قافلے دُنیا کے مُختلف ممالک میں ہر وَقت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قریہ قریہ نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والوں کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے 12

دن کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بیٹھے بیٹھے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ پیش کر کے گڑ گڑا کر دُعا کی۔ مجھ گناہ گار پر کرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے سارے مَسَّے جھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مَسَّوں کا آپریشن کروایا تھا، ان کے نشانات باقی ہیں مگر 12 دن کے مدنی قافلے میں جھڑنے والے مَسَّوں کے تو نشانات تک غائب ہو گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَکَرَمِہٖ

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو	سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
زخم بگڑے بھریں، پھوڑے پھنسی مٹیں	گر ہوں مَسَّے، جھڑیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰی جانِ رَحْمَت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوَاشِہ بزمِ جَنَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جَنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جَنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مدنی پھول

(1) مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنَّت ہے۔ (2) مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔“ (3) دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے

دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں مؤجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے (4) سلام میں پہل کرنا سنت ہے (5) سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے (6) سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بھی بُری ہے۔ جیسا کہ میرے سگی مدنی آقا میٹھے میٹھے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بُری ہے۔ (تُحْبُ الْاِیْمَانُ ج ۶ ص ۴۳۳) (7) سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں (کیمائے سعادت) (8) السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہ، شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَامِ اور دوزخُ الْحَرَامِ کے الفاظ بڑھادیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَنْ چلے تَوَمَّعَاذُ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمَامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رَضَوِیَّہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ اور اس سے بہتر ”وَرَحْمَةُ اللہ“ ملانا اور سب سے بہتر ”وَبَرَکَاتُہ“ شامل کرنا اور اس پر زیادت نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ تو ضرور ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہا تو یہ ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ“ کہے۔ اور اگر اس نے ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ“ کہا تو یہ ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکَاتُہ“ کہے اور اگر اس نے ”وَبَرَکَاتُہ“ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زیادت نہیں۔ واللہ تَعَالٰی اَعْلَمُ (9) اسی طرح جواب میں ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکَاتُہ“ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں (10) سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے (11) سلام اور جواب سلام کا دُرست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیئے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ (آس۔ سلا۔ مُ۔ علی۔ کُم) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (و۔ ع۔ لیک۔ مُس۔ سلام)۔ طرح طرح کی

ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آپس سنت کے پھول	دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو
-------------------------------	-------------------------------

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 ذرودِ پاک

شبِ جمعہ کا ذرود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِدِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس ذرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افْعَلِ الصَّلٰوٰتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۰۱ لمخصا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص یہ ذرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ابنِ اَصْحٰب ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ ذرودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللَّهُ عَنْكَ مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَٰةٌ دَائِمَةٌ يَدُوَامُ مُلْكُ اللّٰهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (افضل الصلوات علی سید السادات ص ۱۳۹)

(6) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)